سورۂ فاتحہ کی ایک آیت یا کچھ حصہ رہ گیا، تو نماز کا حکم

ریفرنس نمبر: Sar7382 تاریخ: 10-07-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں بھولے سے سورۂ فاتحہ کی ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے اور آخر میں سجدہ سہو کیے بغیر یونہی نماز مکمل کر کے نماز توڑنے والا کوئی عمل بھی کر لیا، تو اس نماز کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، کیونکہ جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے، یعنی فرض نماز کی پہلی دو رکعتیں اور سُنَن و نوافل اور وتر کی ہر رکعت، اِن میں اگر بھولے سے سورۂ فاتحہ کی کوئی آیت یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے، تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اور سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا جائے یا قصداً فاتحہ کا کچھ حصہ ترک کیا، تو نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوتی ہے۔

سورۂ فاتحہ کی ایک آیت یا چند حروف رہ جانے کی صورت میں سجدۂ سہو واجب ہونے کے متعلق درمختار میں ہے: ”في المجتبى يسجد بترك آية منها، وهو أولى، قلت: وعليه فكل آية واجبة، ككل تكبيرة عيد“ ترجمہ: مجتبیٰ میں ہے، سورہ فاتحہ کی ایک آیت چھوٹنے سے سجدہ سہو کرے گا، یہی اولیٰ ہے، میں کہتا ہوں: اسی بنا پر فاتحہ کی ہر آیت (کا پڑھنا) واجب ہے، جیسا کہ نمازِ عید کی ہر تکبیر کا پڑھنا واجب ہے۔

ردالمحتار میں ہے: ”أن الظاهر أن ما في المجتبى مبني على قول الامام بأنها بتمامها واجبة وذكر الآية تمثيلا لا تقييدا ، اذ بترك شيء منها آية أو أقل ولو حرفا ، لا يكون آتيا بكلها الذي هو الواجب، كما أن الواجب ضم ثلاث آيات، فلو قرأ دونها كان تاركا للواجب۔“ ترجمہ: ظاہر یہی ہے کہ مجتبیٰ کا قول امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول کی بنیاد پر ہے کہ سورۂ فاتحہ پوری کی پوری واجب

ہے اور (مجتبیٰ میں) ایک آیت کا ذکر کرنا بطورِ مثال کے ہے، نہ کہ قید کے طور پر، کیونکہ سورۂ فاتحہ کی ایک آیت یا اس سے کم، اگرچہ ایک حرف ہی ہو (اس) کے ترک کرنے سے، وہ پوری پڑھنے والا نہیں ہو گا، حالانکہ (پوری پڑھنا) واجب ہے، جیسا کہ تین آیات کا ملانا واجب ہے، اگر کوئی اس سے کم پڑھے، تو واجب کا ترک کرنے والا ہو گا۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، واجبات الصلاۃ، جلد2، صفحہ184، مطبوعہ کوئٹہ)

سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کرنے سے اعادہ واجب ہونے کے متعلق درمختار میں ہے:"وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها يكون فاسقا آثما وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها" ترجمہ: اور جان بوجھ کر واجب چھوڑا یا بھولے سے چھوٹ جانے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا، تو نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر اعادہ نہیں کرے گا، تو گنہگار ہو گا اور یونہی ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے، اس کا لوٹانا واجب ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، واجبات الصلاۃ، جلد2، صفحہ181، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:"واجب بھول کر چھوٹا، تو سجدہ سہو کا حکم ہے اور قصداً چھوڑا یا بھول کر چھوٹا تھا، مگر سجدہ سہو نہ کیا، تو اعادہ واجب ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ306، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی محمدقاسم عطاری

29ذو القعدۃ الحرام1442ھ/10جولائی2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے